روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 47-82 نمبر 31 | منگل شوال۔ 1417ھ 11 تبلیغ 1376ہش 11 فروری 1997ء

ضروری ہے انسان کا قول و فعل ایک دوسرے سے مطابقت رکھے

اللہ تعالیٰ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ مورد غضب الٰہی ہو گا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا۔ بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہو گا۔ پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں اسی لئے کہ تخم ریزی کی جاوے جس سے پھلدار درخت ہو جائے پس ہر ایک اپنے اندرونہ پر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے؟ اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے؟

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

متقی کی زندگی کا نقشہ کھینچ کر آخر میں بطور نتیجہ یہ کہا۔ (-) یعنی وہ لوگ جو تقویٰ پر قدم مارتے ہیں۔ ایمان بالغیب لاتے ہیں۔ نماز ڈگمگاتی ہے۔ پھر اسے کھڑا کرتے ہیں۔ خدا کے دیئے ہوئے سے دیتے ہیں۔ باوجود خطرات نفس بلا سوچے، گزشتہ اور موجودہ کتاب اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور آخر کار وہ یقین تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کے سر پر ہیں۔ وہ ایک ایسی سڑک پر ہیں جو برابر آگے کو جا رہی ہے اور جس سے آدمی فلاح تک پہنچتا ہے۔ پس یہی لوگ فلاح یاب ہیں جو منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے اور راہ کے خطرات سے نجات پا چکے ہیں' اس لئے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں تقویٰ کی تعلیم دے کر ایک ایسی کتاب ہم کو عطا کی۔ جس میں تقویٰ کے وصایا بھی دیئے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 22)

اپنے اوقات زیادہ سے زیادہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے چاہئیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

انسان کو جو کچھ بھی اللہ عطا فرماتا ہے یا وہ کنجوسی سے روک رکھتا ہے یا وہ اپنے اوپر اور اپنے بچوں پر خرچ کرلیتا ہے یا وہ خدا کی خاطر اس کے ان کاموں پر خرچ کرتا ہے جن سے اللہ راضی ہو۔ فرمایا جو پہلے دو کام ہیں جن پر خرچ کئے جاتے ہیں۔ وہ تو موت کے ساتھ یہیں مٹی میں مل جائیں گے اور پیچھے رہ جائیں گے اور اس کا مال اس کا مال نہیں رہے گا۔ جو کھالیا وہ ختم ہو گیا جو روک رکھا وہ اس کے کام کا نہیں اس کے کسی کام بھی نہیں آسکتا۔ نہ اس دنیا میں نہ اس دنیا میں۔ لیکن جو اس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہے وہ آگے بھیجا جاتا ہے اور وہی اس کا مال ہے کیونکہ وہ دائمی ہے۔ اس پہلو سے وقت جسے ہم ضائع کر بیٹھے ہیں وہ مٹی میں مل جائے گا اس کی کوئی بھی حیثیت باقی نہیں رہتی۔ پس دنیا کے کام تو ہیں لیکن دنیا کے کام بھی اگر اللہ کی رضا کی خاطر اس نیت سے کئے جائیں کہ دین کے کاموں میں سہولت پیدا ہو اور زیادہ سے زیادہ نیکیوں کی استطاعت ہو اور حقوق ادا کرنے کی توفیق ملے جس میں بیوی بچوں کے حقوق بھی ہیں عزیزوں اور اقرباء کے حقوق بھی ہیں۔ عام غرباء کے حقوق بھی ہیں تو اس نیت سے اگرچہ بظاہر انسان دنیا میں وقت خرچ کر رہا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے یہ نسخہ ہمیں سمجھا دیا کہ ایسے اوقات دراصل خدا کے نزدیک دین میں خرچ ہونے والے اوقات کے طور پر لکھے جائیں گے۔

تو اس پہلو سے ہمیں اپنے اوقات پر بھی اس (مبارک مہینہ) میں نظر کرنی چاہئے۔ کتنے اوقات ہم زیادہ سے زیادہ اللہ کے لئے نکال رہے ہیں۔ یعنی پہلے جو کسی اور مصرف میں آیا کرتے تھے اب ہم خدا کی خاطر انہیں نکال کر خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اس کا مقصد کیا ہے۔ بعض لوگ فجر سے پہلے کی (عبادت) پر اٹھتے ہیں بعض لوگ جو (عبادات) نہیں پڑھتے تھے وہ (عبادات) شروع کر دیتے ہیں۔ بعض لوگ بعض بدیوں سے پرہیز کرتے ہیں مگر تابہ کے۔ کب تک؟ کیا (مبارک مہینہ) گزرنے کا انتظار کرتے ہیں کہ (مبارک مہینہ) گزرے تو آرام سے سوئیں۔ فجر سے پہلے کی عبادت کی مصیبت سے نجات ملے۔ کیا (مبارک مہینہ) گزرنے کا انتظار کرتے ہیں کہ (مبارک مہینہ) گزرے تو وہ نیکیاں جو ہم نے خواہ مخواہ اپنے اوپر چڑھالی تھیں ان کا غازہ اتار پھینکیں اور اپنی اصلیت کی طرف واپس آجائیں۔ اگر یہ مقصد ہے اور اس طرح (مبارک مہینہ) گزر رہے ہیں تو یہ (مبارک مہینہ) گزارنے کے ڈھنگ نہیں ہیں۔ یہ تو بے وقوفی کے سودے ہیں۔ وقتی طور پر کچھ دیر کے لئے لذت ملتی ہے اور ساری کی ساری لذت اگر ایک مصیبت کے طور پر ہے جس نے (مبارک مہینہ) کے ساتھ ہی گزر جانا ہے اور کالعدم ہو جانا ہے تو یہ ایک بے وقوفی کا سودا ہے۔ لیکن اگر دیانتداری کے ساتھ کوشش اور جدوجہد اور

باقی صفحہ 7 پر

اعلان نکاح

○ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد تحریر فرماتے ہیں۔

عزیزم مخدوم مجیب احمد صاحب طاہر ابن مکرم مخدوم الطاف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ میانی ضلع سرگودھا کا نکاح بہمراہ عزیزہ امتہ القیوم فرخ صاحبہ دختر مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ (وفات یافتہ) مربی سلسلہ حیدر آباد مکرم مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے بیت المبارک میں مورخہ 3- جنوری 97ء بعد عصر بعوض مبلغ ساٹھ ہزار روپیہ پڑھا۔

عزیزم مجیب احمد صاحب مکرم مخدوم محمد ایوب صاحب (بی اے علیگ) سابق امیر جماعت بھیرہ کے پوتے اور مکرم مخدوم محمد صدیق صاحب رفیق بانی سلسلہ کے پڑپوتے ہیں۔ احباب سے اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○○○

سانحہ ارتحال

○ محترمہ امتہ اللہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب رانجھا 3- فروری 1997ء بروز سوموار کراچی میں بعمر 91 سال وفات پا گئیں۔ آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قریبی رفیق حضرت حکیم شیر محمد صاحب آف بجن ضلع شاہ پور کی صاحبزادی تھیں۔ اور جماعت احمدیہ کے معروف بزرگ حضرت مولوی شیر علی صاحب کی بہو تھیں۔

موصوفہ بہت نیک متقی پرہیزگار اور موصیہ تھیں۔ مقبرہ بہشتی میں تدفین مکمل ہونے کے بعد محترم جناب مولانا محمد احمد صاحب جلیل مفتی سلسلہ نے دعا کرائی۔ احباب جماعت سے موصوفہ کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم منیر الدین احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

برادرم مکرم مولوی صدر الدین صاحب کھوکھر کراچی میں اپنے گھر میں گر پڑے۔ اس کی وجہ سے ان کے کولہے کی ہڈی سلپ ہو گئی ہے۔ ہسپتال میں داخل ہیں۔ اپریشن کے ذریعے ہڈی کو اپنی جگہ پر سیٹ کیا جائے گا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا اپریشن کامیاب کرے اور جلد شفاء کاملہ عطا فرمائے آمین۔

دعا کے ذریعے دنیا کی کل حکمتیں ظاہر ہوئی ہیں اور ہر بیت العلم کی کنجی دعا ہی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

11- تبلیغ 1376 ھش 11 - فروری 1997ء

اچھی طرح کمانا اور اچھی طرح خرچ کرنا

انسان کماتا ہے تو آخر خرچ کرنے کے لئے ہی کماتا ہے۔ اور وہ خرچ کرتا ہے تو عام طور پر اس میں اس کا اپنا ہی مفاد شامل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نہ کمانے سے روکتا ہے نہ خرچ کرنے سے روکتا ہے لیکن یہ ضرور کہتا ہے کہ کماؤ بھی جائز طریق پر اور خرچ بھی جائز طریق پر کرو۔ جائز طریق پر خرچ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنی ذات کو بھی نہ بھولو لیکن یہ بھی نہ سمجھو کہ سارا خرچ تمہاری ذات پر ہی ہونا چاہئے۔ اپنے اقربا کو دیکھو۔ اپنے ماحول کو دیکھو۔ اپنی ضروریات کا اندازہ کرو اور ان لوگوں کا خیال رکھو جو اپنی ضرویات پوری نہیں کر سکتے۔ اگر ان باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خرچ کیا جائے۔ تو انسان جتنا بھی کمائے اور جتنا بھی خرچ کرے اس کے لئے باعث برکت ہے۔ لیکن اگر ان باتوں کا خیال نہ رکھا جائے تو لوگ کسی کی کمائی کو بھی اچھا نہیں سمجھتے اور اس کے صحیح طریق پر خرچ نہ کرنے پر بھی نہ صرف معترض ہوتے ہیں بلکہ ان کے دل میں انقباض پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ اس سے اپنی محبت واپس لے لیتے ہیں اس کا حقیقی معنوں میں احترام بھی نہیں کرتے اور اگر اسے کوئی احترام کی جگہ مل جائے تو وہ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

دراصل اگر کمایا بھی خدا تعالیٰ کے احکام کے مطابق جائے اور خرچ بھی اسی کے احکام کے مطابق کیا جائے تو نہ صرف خدا تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے بلکہ لوگ بھی اس سے خوش ہوتے ہیں۔ جب ہم صرف اپنے لئے خرچ کرتے ہیں اور ضرورت سے زیادہ خرچ کرتے ہیں اور یوں لگتا ہے کہ دکھاوے کے لئے خرچ کرتے ہیں تو لمحاتی طور پر تو ہماری واہ واہ ہو سکتی ہے لیکن دوسرے لوگوں کے دلوں میں حسد کے جذبات پیدا ہونے لگتے ہیں اور اسے کسی صورت بھی معاشرے کی بہتری کی وجہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کوئی شخص بڑی بڑی دعوتیں کرتا ہے تو بے شک دعوتوں کے وقت تو لوگ اسے تحسین کی نظر سے دیکھیں لیکن دوسرے لوگوں کے دلوں میں یہ خیال آئے گا کہ ہم ایسا نہیں کر سکتے اور ہم چونکہ ایسا نہیں کر سکتے اس لئے اس سے کم تر سمجھے جاتے ہیں۔ معاشرے میں جس برادری کی ضرورت ہے وہ ہمیں حاصل نہیں ہے لیکن اگر وہی شخص بڑی بڑی دعوتیں کرنے اور بے محل خرچ کرنے کی بجائے اپنی آمدنی کا ایک حصہ غرباء پر خرچ کرے بیواؤں کی دیکھ بھال کرے۔ نادار طلباء کی مدد کرے تو لوگ نہ صرف اس کی تعریف کریں گے بلکہ اس کے لئے دعا کریں گے۔ اور یہ دعا اس کے حق میں مقبول بھی ہوگی کیونکہ ان کا کوئی حصہ ریاء پر مبنی نہیں ہوگا۔ یہ ساری کی ساری دعائیں مخلصانہ ہوں گی۔

جہاں تک خرچ کرنے کا تعلق ہے بعض لوگ دوسروں پر خرچ کرتے بھی ہیں لیکن وہ اپنے اقرباء کو بھول جاتے ہیں۔ خود امیر ہو گئے اور اقرباء غریب رہ گئے۔ اور یہ نہ صرف ان کی مدد نہیں کرتے بلکہ ان کے پاس بھی نہیں پھٹکتے۔ اس میں کسرشان سمجھتے ہیں کہ غریبوں کے ساتھ ملیں بلکہ اپنے جیسے امیروں کے ساتھ ملتے ہوئے اپنے غریب رشتہ داروں کے متعلق ذلت آمیز باتیں کہہ جاتے ہیں۔ یہ بات کسی طرح بھی مستحب نہیں ہو سکتی۔ اگر انسان دوسروں کی مدد کرتا ہے تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اس کی مدد کے سب سے زیادہ حقدار اس کے اپنے غریب رشتہ دار ہیں۔ وہ ان کی مدد کرے تو نہ صرف اپنے ہاتھ مضبوط کرے گا بلکہ خدا تعالیٰ کو بھی خوش کرتا ہوا اپنی زندگی کو زیادہ بہتر بنا لے گا۔ یہاں بھی ایک خاص نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے۔ کہ اپنوں کی مدد کرتے ہوئے ایسا نہ ہو کہ دوسرے لوگوں کو بھلا دیا جائے۔ اسی کو اقرباء پروری اس رنگ میں کہا جائے گا کہ لوگ اسے پسند نہیں کریں گے۔ اقرباء پروری بھی اپنی حد کے اندر رہونی چاہئے یہی نہیں کہ سب کچھ انہیں کے لئے کیا جائے اور غیروں کو غیر سمجھتے ہوئے چھوڑ دیا جائے۔

یہ بات کہہ کر ہمیں اس امر کا خیال آتا ہے کہ خرچ کرنے کے لئے کتنی سوجھ بوجھ کی ضرورت ہے۔ اپنوں کو چھوڑا نہ جائے لیکن اپنوں کے لئے ایسا رویہ بھی اختیار نہ کیا جائے کہ دوسرے محروم رہ جائیں۔ اسے تعصب بھی کہا جائے گا۔ اسے غلط معنوں والی کنبہ پروری بھی کہا جائے گا۔ اور جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ یہ بات بھی کسی صورت معاشرے میں پسند نہیں کی جا سکتی۔

پس ہمیں اپنی کمائی کو اس طرح سوچ سمجھ کر خرچ کرنا چاہئے کہ ہماری اپنی ضروریات بھی پوری ہوں۔ اور ان ضروریات کو حد کے اندر رکھا جائے۔ ہم اپنے اقرباء کا بھی خیال رکھیں اور ان سے آگے بڑھ کر ہم معاشرے کے نادار اور کمزور لوگوں کا بھی ہاتھ پکڑیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہمارا کمانا بھی بابرکت ہوگا اور خرچ کرنا بھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دونوں باتوں میں اپنی بے شمار برکات سے نوازے۔

قطعات

مہینہ تو مہینہ ہے ہر اک لمحہ مہینے کا
یہ مرد و زن کو سکھلاتا رہا انداز جینے کا
ہے ضبطِ نفس سرِّ زندگانی دیں کہ دنیا ہو
سبق ملتا ہے اس سے ہر سلیقے کا قرینے کا

اپنی خوشیوں کو بانٹ کر دیکھیں
پھیل جاتی ہیں یہ نمو پا کر
دائرہ دوستی کا بڑھتا ہے
بھائی لگتے ہیں سب قریب آ کر

نسیم سیفی

فارسی منظوم کلام

ز سہو و ز غفلت رہیدہ نۂ
ز طور بشر پاکشیدہ نۂ

تجھے سہو غفلت سے خلاصی حاصل نہیں ہوئی اور انسانی خصائل سے آزاد ہے۔

نیاید ز تو کار ربّ العباد
مکن داوری ہا ز جہل و عناد

تجھ سے رب العباد کا کام نہیں ہو سکتا اس سے تو جہل و عناد کے باعث جھگڑا نہ کر۔

مداں ناقص و ابکمش چوں جماد
کمالِ خدا را میفگن ز یاد

خدا کو جمادات کی طرح ناقص اور گونگا خیال نہ کر اور اس کے کمال کو بھول مت

تو خود ناقصی و دنی الصفات
منہ تہمت نقص بر پاک ذات

تو تو آپ ناقص ہے اور دنی الصفات ہے اس لئے پاک خدا کی پاک ذات پر ناقص ہونے کا عیب مت لگا

خیالات بیہودہ کر دت بتاہ
خود از پائے خود اوفتادی بچاہ

بیہودہ خیالات نے تجھے برباد کر دیا۔ اور خود اپنے پیروں سے چل کر تو کنوئیں میں جا پڑا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ایسے انسان سے مخاطب ہوتے ہیں جو غفلت میں پڑا ہوا ہے اور جہاں تک انسانی خوبیوں کا تعلق ہے ان سے بالکل عاری ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ تو اپنی غلط کاری اور غفلت سے آزادی حاصل نہیں کر سکا اور تجھ میں وہ خوبیاں جو بنی نوع انسان میں فطرتی طور پر موجود ہونی چاہئیں۔ نہیں ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کے بندوں کی طرح زندگی نہیں بسر کر سکتا۔ تجھے لازم ہے کہ تو اپنی بے وقوفی اور دشمنی کے باعث اللہ کے حقیقی بندوں سے جھگڑا نہ کرے۔ تو یہ سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کامل نہیں ہے اور وہ بولتا نہیں یعنی وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ گونگے لوگ ہوتے ہیں۔ تجھے چاہئے کہ تو اس کی صفات کو مدنظر رکھتا ہوا اس کے کمال کے دلائل کو اپنے سامنے لائے اور اسے نامکمل اور گونگا نہ سمجھے۔ حقیقت یہ ہے کہ تو خود ناقص ہے اور تیری خصوصیات ایسی ہیں جو انسان کو نیچے کی طرف لے جاتی ہیں تو دنیاداری کا شکار ہے اور چونکہ خود ناقص ہے اس لئے خدا تعالیٰ کو ناقص سمجھتا ہے۔ تجھے یہ بات زیب نہیں دیتی۔ ایسا تجھے ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ بات یہ ہے کہ تیرے بے ہودہ خیالات نے تجھے صحیح راستے سے ہٹا دیا ہے اور اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ تجھے برباد کر دیا ہے۔ تو از خود کنوئیں میں جا پڑا ہے۔ اپنی جہالت کی وجہ سے تو اپنے پیروں سے چل کر کنوئیں میں گر گیا ہے اور اس طرح تو نے اپنی زندگی برباد کر لی ہے۔

ان اشعار میں جو منفی باتیں پیش کی گئی ہیں ان کے مثبت پہلوؤں پر، ہمیں غور کرنا چاہئے۔ ہمیں غفلت سے خلاصی حاصل کرنی چاہئے اور بنی نوع انسان کی فطرتی خوبیوں سے اپنے آپ کو مزین کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کے متعلق ہمارے خیالات اسے کمال کی صورت میں دیکھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت اسے کمال کے درجے پر دکھاتی ہے۔ یہ ایسی صفات ہیں کہ ان سے برتر اور کوئی صفت نہیں ہو سکتی۔ انسان اپنی کمزوریوں پر غور کرے اور خدا تعالیٰ کی ذات کو اعلیٰ و برتر دیکھتا ہوا اس کی حمد اور تسبیح کرے۔ اپنے غلط خیالات کو لے کر اپنی زندگی کو برباد ہونے سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان مثبت صفات سے متصف ہونے کی توفیق دے۔

دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی معرفت طلب کرو

بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں، لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہو گا کہ ان کے اندر دہریت ہے۔ کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی معرفت طلب کرو۔ بغیر اس کے یقین کامل ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ اس وقت حاصل ہو گا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔ گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بیعت کے بعد

ہماری تاریخ بتاتی ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا اکثر یہ دستور تھا کہ بیعت کرنے والوں کو نصائح فرماتے تھے۔ چند نصائح بطور نمونہ درج ذیل ہیں۔

"اس جماعت میں داخل ہو کر اول زندگی میں تغیر کرنا چاہئے کہ خدا پر ایمان سچا ہو۔ اور وہ ہر مصیبت میں کام آئے۔ پھر اس کے احکام کو نظر خفت سے نہ دیکھا جائے بلکہ ایک ایک حکم کی تعظیم کی جائے اور عملاً اس تعظیم کا ثبوت دیا جائے۔"

"ہمہ وجوہ اسباب پر سرنگوں ہونا اور اسی پر بھروسہ کرنا اور خدا پر توکل چھوڑ دینا یہ شرک ہے اور گویا خدا کی ہستی سے انکار ہے رعائت اسباب اس حد تک کرنی چاہئے کہ شرک لازم نہ آئے۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہم رعائت اسباب سے منع نہیں کرتے۔ مگر اس پر بھروسہ کرنے سے منع کرتے ہیں۔ دست در کار دل بایار والی بات ہونی چاہئے۔"

"دیکھو تم لوگوں نے جو بیعت کی ہے اور اس پر اقرار کیا ہے اس کا زبان سے کہہ دینا تو آسان ہے۔ لیکن نباہنا مشکل ہے۔ کیونکہ شیطان اسی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ انسان کو دین سے لاپرواہ کر دے۔ دنیا اور اس کے کوائف کو تو وہ آسان پاتا ہے اور دین کو بہت دور۔ اس طرح دل سخت ہو جاتا ہے اور پچھلا حال پہلے سے بدتر ہو جاتا ہے۔ اگر خدا کو راضی کرنا ہے تو اس گناہ سے بچنے کے اقرار کو نباہنے کے لئے ہمت اور کوشش سے تیار رہو۔"

"فتنہ کی کوئی بات نہ کرو۔ شر نہ پھیلاؤ، گالی پر صبر کرو، کسی کا مقابلہ نہ کرو، جو مقابلہ کرے اس سے بھی سلوک اور نیکی کے ساتھ پیش آؤ۔ شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھاؤ۔ سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا راضی ہو جائے۔ اور دشمن بھی جان لے کہ اب بیعت کر کے یہ شخص وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ مقدمات میں سچی گواہی دو۔ اس سلسلے میں داخل ہونے والے کو چاہئے کہ پورے دل، پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہو جائے۔

○○○

ایک واقعہ

واقعہ یہ ہے کہ ایک سائل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا ایک عزیز فوت ہو گیا ہے اور میرے پاس کفن دفن کے لئے کچھ انتظام نہیں ہے۔ اور اس نے کچھ سکے تانبے اور چاندی کے رکھے ہوئے تھے یہ دکھانے کے لئے کہ کسی قدر چندہ ہوا ہے۔ اور ابھی اور ضرورت ہے۔ حضرت صاحب نے خواجہ علی صاحب سے فرمایا کہ قاضی صاحب ان کے ساتھ جا کر کفن کا انتظام کر دو۔ حضرت صاحب کی اس قسم کی عادت مبارک نہیں تھی بلکہ عام طور پر جو مناسب سمجھتے نہایت درجہ فیاضی سے دے دیتے اس ارشاد سے خدام کو تعجب ہوا۔ حضرت قاضی صاحب نے بھی یہ نہیں پوچھا کیا دے دوں۔ بلکہ وہ ساتھ ہی ہو گئے سائل قاضی صاحب کو لے کر رخصت ہوا۔

تھوڑی دیر بعد حضرت قاضی صاحب مسکراتے ہوئے واپس آئے اور کہا یا حضرت وہ تو بڑا دھوکے باز تھا۔ راستے میں جا کر اس نے میری بڑی منت خوشامد کی کہ خدا کے واسطے آپ نہ جاویں جو کچھ دینا ہے دے دیں۔ میں نے کہا کہ مجھے تو خود جانے کا حکم ہے۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے یہ مجھے دو جو کچھ خرچ آئے گا میں کروں گا۔ آخر جب اس نے دیکھا کہ میں ٹلتا ہی نہیں تو اس نے ہاتھ جوڑ کر ندامت کے ساتھ کہا کہ نہ کوئی مرا ہے اور نہ کوئی کفن دفن کی ضرورت ہے۔ یہ میرا پیشہ ہے اب میری پردہ دری نہ کرو۔ تم واپس جاؤ اب میں یہ کام نہیں کروں گا۔

○○○

وقف زندگی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں۔

"...... جنگ عظیم میں دو کروڑ آدمی مارے گئے یا زخمی ہوئے تھے۔ اربوں ارب روپیہ خرچ ہوا تھا۔ صرف انگریزوں کا دو کروڑ روپیہ روزانہ صرف ہوتا تھا۔ مگر ہمارے لئے اس سے بڑھ کر جنگ درپیش ہے۔ کیونکہ ہمارا کام دلوں کو فتح کرنا اور انسانوں کی عادتوں اور اخلاق اور خیالات کو بدلنا ہے ہم جب تک اپنے اوقات اور اپنے اموال کو ایک حد بندی کے اندر نہ لے آئیں اور اس کے بعد خدا تعالیٰ سے عرض نہ کریں کہ اے خدا تو نے ہمیں بلایا اور ہم تیرے حضور حاضر ہو گئے ہیں۔ اس وقت تک سب دعوے باطل اور امنگیں اور خواہشیں بے سود ہیں اور کوئی چیز ہمیں فائدہ نہیں دے سکتی۔ خالی دعویٰ تو پاگل بھی کرتا ہے لیکن اس کے دعووں کو کون وقعت دیتا ہے کیونکہ وہ جو کہتا ہے کرتا نہیں ہے اور عمل کے بغیر کوئی ترقی نہیں ہو سکتی......

(میں) اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں مگر حکم اس کا ہے وہ غیر محدود خزانوں والا ہے اسے میرے دل کی تڑپ کا علم ہے اور اس کام کی اہمیت کو جو ہمارے سپرد ہے وہ ہم سے بہتر سمجھتا

باقی صفحہ 7 پر

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب

محترم قریشی محمد حنیف صاحب

سائیکل سیاح

محترم قریشی محمد حنیف صاحب سائیکل سیاح کے بارہ میں چند تاثرات لکھنے کی غرض سے قلم ہاتھ میں لیا ہے۔ چند تاثرات مختصراً بیان کرتا ہوں۔

میرا ان سے سب سے پہلا تعارف احمد نگر میں ہوا۔ یہ 1950ء '1955ء کے درمیانی عرصہ کی بات ہے۔ ایک روز احمدیہ بیت الذکر میں ایک بزرگ کو بیت الذکر کی دیوار پر کچھ لکھتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے پگڑی پہنی ہوئی تھی۔ لمبی داڑھی۔ لمبا کوٹ' سادہ لباس زیب تن تھا۔ ایک چھوٹی سی سیڑھی کی مدد سے دیوار اور محراب کے اوپر کے حصہ میں عربی اور اردو عبارتیں تحریر کر رہے تھے۔ چند دن آپ نے وہاں قیام کیا اور ہر روز یہ طریق جاری رہا۔ آپ کی کوشش کا یہ نتیجہ نکلا کہ ہماری معمولی اور سادہ سی احمدیہ بیت الذکر بہت خوبصورت اور بارونق دکھائی دینے لگی۔ آپ کے لکھے ہوئے یہ کلمات کئی سال تک بیت الذکر کی زینت کا موجب رہے اور عبادت گزار ان کلمات سے بہت فائدہ اٹھاتے رہے۔

یہ خاموش خدمت دین بجالانے والے بزرگ مکرم محترم قریشی محمد حنیف صاحب تھے جو جماعت میں سائیکل سیاح کے نام سے معروف اور متعارف ہیں۔ احمدیہ بیوت کو کلام الٰہی اور حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات اور پاکیزہ اشعار سے سجانا آپ کی خدمت دین کا صرف ایک پہلو ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوبصورت لکھائی کا ملکہ عطا فرمایا تھا اور آپ نے اس فن کو خدمت دین کے لئے خوب استعمال کیا۔ میں نے سب سے پہلے آپ کو احمدیہ بیت الذکر احمد نگر میں دیکھا اس کے بعد آپ کی اس خدمت کے خوبصورت نقوش پاکستان کے دوسرے شہروں اور دور دراز دیہات کی بیوت میں بھی دیکھے اور ہر بار ان کی یہ خدمت تحریک دعا کا موجب ہوئی۔

اس پائیدار اور مفید خدمت کے ساتھ ساتھ آپ نے متعدد پوسٹر اور اشتہارات بھی شائع کئے ہوئے تھے جو اپنی افادیت کی وجہ سے بہت مقبول تھے۔ اگر بیوت الذکر میں آپ کے شائع کردہ چارٹ دکھائی دیتے تھے اور لوگ بڑے شوق سے خرید کر اپنے گھروں میں بھی آویزاں کرتے تھے۔ یہ چارٹ دعوت الی اللہ اور تربیت ہر دو لحاظ سے بہت مفید معلومات پر مشتمل ہوتے تھے۔

آپ نے دعوت الی اللہ کا یہ انوکھا لیکن بہت ہی مفید طریق اپنایا ہوا تھا کہ دور دراز علاقوں میں سائیکل پر سفر کر کے جاتے اور سفر کا سارا ضروری سامان اپنے ساتھ رکھتے۔ اس وجہ سے سائیکل اچھا خاصا بوجھل ہو جاتا ہو گا لیکن آپ نے کمال ہمت کے ساتھ یہ سلسلہ بڑھاپے کی عمر تک جب تک ان کی صحت نے اجازت دی بڑی مستقل مزاجی کے ساتھ جاری رکھا۔ مجھے یہ بھی یاد پڑتا ہے کہ وہ سائیکل کے درمیان میں ایک چھوٹے سے بورڈ پر اپنا نام اور مختصر تعارف لکھ کر لگا رکھتے تھے جس پر یہ بھی ذکر ہوتا تھا کہ اب تک کتنا سفر سائیکل پر کر چکے ہیں۔ میلوں کی تعداد تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد تبدیل کرنی پڑتی تھی کیونکہ اس کا سفر جاری و ساری رہتا تھا اور میلوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جاتا تھا۔

میں نے آپ کو بارہا اس حالت میں دیکھا کہ آپ کسی سڑک کے کنارے کھڑے ہیں۔ سائیکل کے اوپر ایک بڑی چھتری ہے جس پر ہر طرف خوبصورت الفاظ میں دعوت احمدیت کا پیغام درج ہے۔ چارٹ چاروں طرف لٹکائے ہوئے ہیں اور آپ قریب کھڑے بلند الفاظ میں تقریر یا نظم کے ذریعہ دعوت الی اللہ کا فریضہ بڑی تندہی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ اس ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی کہ ملک کے دور دراز علاقوں میں جہاں بعض صورتوں میں پہنچنا ناممکن اور اکثر صورتوں میں بہت مشکل ہوتا ہے۔ دعوت الی اللہ اور تربیت کا فریضہ سرانجام دیا اور اس طرح بہتوں کے لئے ہدایت کا موجب ہوئے۔ بعض اعداد و شمار اور کوائف تو معین معلومات رکھنے والے دوست بیان کر سکتے ہیں لیکن میں اس تاثر کا اظہار کر رہا ہوں کہ انہوں نے خود اپنی سوچ سے 'اپنے وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے دعوت الی اللہ اور تربیت کا ایک ذریعہ سوچا اور اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے بھرپور انداز میں استعمال کیا اور اس کے شیریں ثمرات حاصل کئے۔

مجھے ان کا یہ انداز بہت پسند تھا اور بسا اوقات میں نے اپنے دوستوں کی مجلس میں ذکر کیا کہ زمانہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ اب وقت آگیا ہے کہ سائیکل سیاح سے بات آگے بڑھا کر کار سیاح بننا چاہئے اور کار کو دعوت الی اللہ کے لئے اسی انداز میں استعمال کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے اس عاجز کو اس کی توفیق دی۔ جب میں جاپان میں تھا تو وہاں یہ خیال بہت شدت سے آیا۔ شروع میں میرے پاس کار نہ تھی بعد میں جب اللہ تعالیٰ نے کار خریدنے کی توفیق دی تو میں نے اس کار پر ہر طرف عربی' انگریزی اور جاپانی میں دین حق کے بارہ میں دعوت الی اللہ کے لئے تعارفی کلمات لکھوائے اور کار کے اوپر ایک لاؤڈ سپیکر بھی لگوالیا۔ اس کار پر مجھے اکیلے اور دو تین بار بعض اور دوستوں کے ساتھ ہزارہا میل کے دعوت الی اللہ کے سفر کرنے کا موقع ملا۔ کار اپنی ذات میں توجہ کھینچنے کا موجب ہوتی تھی۔ پھر لاؤڈ سپیکر پر ٹیپ کی آواز بھی دعوت دے رہی ہوتی۔ علاوہ ازیں جگہ جگہ یہ کار روک کر۔ خاص طور پر لوگوں کے ہجوم والی جگہ پر۔ دین حق کے بارہ میں اشتہارات بڑی کثرت سے تقسیم کرنے کا موقع ملتا۔ دعوت الی اللہ کی اس مہم کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو جاپان کے کونے کونے میں جانے کی توفیق دی اور تقسیم کردہ اشتہارات کی تعداد لاکھوں تک جا پہنچتی ہے۔ ملک کے قریباً سب علاقہ کے اخبارات میں اس جاذب نظر کار کی تصویر کے ساتھ دعوت الی اللہ کی مہم کی خبر شائع ہوئی۔ مجھے یاد ہے کہ برادرم لال خان صاحب نے دعوت الی اللہ کی اس کوشش کے بارہ میں انہی دنوں ایک مضمون رسالہ خالد میں لکھا تھا۔

میں موضوع سے ذرا ہٹ گیا۔ ذکر خیر ہو رہا تھا محترم قریشی محمد حنیف صاحب سائیکل سیاح کا اور ان کی خدمات کا۔ خاکسار کو جاپان میں کار کے ذریعہ دعوت الی اللہ کا جو موقع ملا اس کا خیال بھی اس اولین مجاہد سلسلہ کی وجہ سے ہی پیدا ہوا۔ انہی کے انداز کو دیکھ کر یہ جذبہ پیدا ہوا کہ یہ انداز ترقی یافتہ رنگ میں اپنانا چاہئے اور قریہ قریہ دین حق کا پیغام پہنچانے کے لئے ان جدید ایجادات سے استفادہ کرنا چاہئے۔

محترم قریشی محمد حنیف صاحب نے اپنی ساری زندگی دعوت الی اللہ کے اس جہاد میں بسر کی۔ پچھلے دنوں میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے بعض پرانے شمارے دیکھ رہا تھا۔ جنوری 1941ء کے پرچہ میں ص 39 پر ایک جلسہ کی روائیداد میں ان کا ذکر پڑھ کر بہت لطف آیا۔

اس مختصر رپورٹ میں ان کے انداز خطابت کی جھلک نظر آتی ہے۔ قارئین کی دلچسپی کے لئے اس رپورٹ کا ترجمہ عرض کرتا ہوں۔

رپورٹ میں لکھا ہے کہ

"مولوی قریشی محمد حنیف صاحب آل انڈیا سائیکل سیاح اور داعی الی اللہ نے حضرت بانی سلسلہ کے بارہ میں اپنی تقریر میں بیان کیا کہ ہماری یہ دنیا ایک باغ کی مانند ہے جس میں قسما قسم کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ یہ پھول ہمیشہ سے اگتے رہے ہیں اور اگتے رہیں گے۔ باغ دنیا کے یہ پھول دراصل خدا کے بھیجے ہوئے لوگ ہیں اور وہ علمائے کرام جنہوں نے آج اس جلسہ میں تقاریر کی ہیں دراصل بلبلیں ہیں۔ میں بھی باغ احمد کی ایک بلبل ہوں اور حضرت بانی سلسلہ اس باغ دنیا کے ایک پھول ہیں جن کے بارہ میں میں اظہار خیال کروں گا۔ اس کے بعد فاضل مقرر نے حضرت بانی سلسلہ کی بعثت کی تاریخ بیان کی اور آپ کی چند پیش خبریوں کا ذکر کیا۔ آپ نے خاص طور پر اس خدائی خبر پر زور دیا جس میں مذکور ہے کہ اے یورپ تو امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں (مفہوم) سامعین نے اس تقریر کو بہت پسند کیا اور سراہا"۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس عظیم مجاہد سلسلہ کی بخشش فرمائے اور ان کی بے لوث اور خاموش لیکن ٹھوس اور مفید مساعی جلیلہ کو شرف قبولیت عطا فرماتے ہوئے اجر عظیم عطا فرمائے اور اپنے قرب میں مقام خاص سے نوازے۔ آمین۔

روشن دین تنویر

الفضل 22 دسمبر 1955ء

جلسہ سالانہ کی برکات

اگرچہ ربوہ میں کئی سال سے جلسہ سالانہ منعقد نہیں ہو رہا لیکن ہم سب جانتے ہیں کہ دنیا میں کئی ملکوں میں سالانہ جلسے منعقد ہوتے ہیں اور ایک رنگ میں کہا جا سکتا ہے کہ ربوہ میں جو جلسہ منعقد ہوا کرتا تھا اس کا بدل برطانیہ کا سالانہ جلسہ ہے۔

ذیل میں ہم جلسہ سالانہ کی برکات کے متعلق محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر کا ایک اداریہ پیش کرتے ہیں اس کا عنوان ہے جلسہ سالانہ کی برکات (ادارہ)

الفضل کا یہ پرچہ جب احباب کو ملے گا۔ تو اکثر جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے تیاری میں مصروف ہوں گے سال کے بعد یہ چند ایام جو مرکز میں گزارنے اور اس کی برکات حاصل کرنے میں صرف ہوتے ہیں۔ ایک احمدی کی زندگی میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

ایک احمدی کی زندگی خواہ وہ کہاں ہو۔ ویسے تو ہر جگہ اور ہر لحہ ایک نمونہ کی زندگی ہونی چاہئے۔ جو (دین حق) کے بتائے ہوئے طریق کار کے مطابق اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے نقطہ نظر سے صرف ہوتی ہو۔ لیکن انسان کی فطرت ایسی ہے۔ کہ جب تک بار بار اس کو صراط مستقیم کی طرف لانے اور اس پر گامزن رہنے کے لئے ترغیب نہ دی جاتی رہے۔ تو جس طرح چھری کو بھی پتھر پر اگر رگڑا نہ جائے۔ اس میں روانی کم ہوتی جاتی ہے۔ اسی طرح انسان بھی جب تک اسے جوش نہ دلایا جائے سست رفتار ہو جاتا ہے۔

حقیقی زندگی تو یہ ہے کہ وہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے لیٹے الغرض ہر وقت یاد الٰہی میں مصروف رہے۔ کلام الٰہی نے اس امر کو واضح الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے موقت عبادات بھی فرض کی ہیں۔ یہ سب موقت اور متعین عبادات فرض کر کے اللہ تعالیٰ نے انسان کی اسی فطرت کا لحاظ رکھا ہے۔ کہ اگر اس کو بار بار تیز نہ کیا جائے۔ تو وہ کند ہو جاتی ہے۔ اور نفس امارہ جس کا رجحان برائی کی طرف ہوتا ہے۔ اپنا عمل شروع کر دیتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ نفس لوامہ کو بار بار کچوکے دے دے کر بیدار رکھا جائے۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موقت اور متعین عبادات مقرر کر دی ہیں۔ کہ ان اوقات اور مواقع پر عام حالتوں سے زیادہ جوش کے ساتھ عبادت کی جائے۔ تاکہ ہم ترقی کرتے کرتے آخر اس معراج عبادت کو پہنچ جائیں جب انسان سراسر اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جاتا ہے۔ اور جب

باقی صفحہ 5 پر

چوہدری محمد شریف خالد- ایڈووکیٹ

دعوتوں پر پابندئ وقت اور مساوات

محترمہ بشریٰ قریشی صاحبہ کا "شکوہ" مورخہ 1997-2-1 کے الفضل میں پڑھا- انہوں نے بجاطور پر ایک معاشرتی رویہ کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی ہے- دعوتوں پر پابندئ وقت کا فقدان اور دیر سے کھانا دینے اور خواتین اور بچوں کو بعد میں کھانا دینے کی غلط روایت ایک معاشرتی المیہ ہے ایسا کیوں ہوتا ہے- اس کا جواب شاید کسی کے پاس بھی نہ ہو- مگر ہوتا یوں ہی ہے- ایسی دعوتیں جن میں وقت کی پابندی نہ ہو اور بیشتر ایسی ہی ہوتی ہیں عداوتیں ہیں نہ کہ دعوتیں- مہمان بلائے جاتے ہیں- انہیں ایک معین وقت دیا جاتا ہے اس کے باوجود تقاریب میں ہر مہمان کا تقریباً ایک گھنٹے کے قریب وقت ضائع ہو جاتا ہے- اور اگر مہمان تعداد میں تقریباً 240 ہوں جو کہ اب کبھی بھی اتنے کم کسی شادی کی تقریب میں دکھائی نہیں دیتے تو قوم کے 10- دن تقریب والوں کی بے احتیاطی سے تقریب کی نذر ہو گئے- اور اس وقت سوائے ادھر ادھر کی بعض اوقات فضول باتوں میں ہی یہ وقت ضائع ہو جاتا ہے- حالانکہ اس کے کئی بہتر مصارف ہو سکتے ہیں- میزبانوں کو گھر بلا کر مہمانوں کو یوں بیکار بٹھانے کا کوئی حق نہیں- اگر انہیں بلایا ہے تو ان کے وقت اور ان کی ضرورت کا خیال رکھنا ہی مہمان نوازی کا سلیقہ ہے-

بھوک ہر ایک کو لگتی ہے- یہ طبعی تقاضا ہر ذی روح کے ساتھ ہے- مردوں کو بھی بھوک لگتی ہے- عورتوں اور بچوں کو ان سے کہیں زیادہ لگتی ہے- اور دیر سے کھانا ملنے کی وجہ سے سب کو جسمانی اور ذہنی بلکہ روحانی کوفت ہوتی ہے- لیکن عورتوں اور بچوں کی کیفیت کچھ اور ہی ہوتی ہے- مردوں کو پہلے کھانا کیوں دیا جائے- اور بچوں اور خواتین کو بعد میں- یہ کیوں اور کیسے- اس غلط رواج نے کتنی اذیتیں بچوں اور مستورات کو دی ہیں- اس کا ازالہ ناممکن ہے-

ہم نے تو جماعتی انتظام کے تحت ہونے والی دعوتوں میں یہی دیکھا ہے کہ مستورات / بچوں اور مردوں کو علیحدہ علیحدہ بیک وقت کھانا دیا جاتا ہے- اور بڑا ہی بابرکت طریق ہے- پتہ نہیں کہ شادی بیاہ کے مواقع پر جہاں بھی مستورات اور بچوں کو مردوں کے بعد کھانا دیا جاتا ہے وہ ایسا کیوں کرتے ہیں- یہ بات ظاہر و باہر ہے کھانا بیک وقت دیا جائے- اور وقت پر دیا جائے- تاکہ نہ تو ناانصافی ہو اور نہ ہی وقت ضائع ہو-

لیکن اگر برتنوں- جگہ اور دیگر انتظامی امور کی وجہ سے دو دفعہ کھلانا ہو تو مستورات اور بچوں کو پہلے اور بعد میں مردوں کو- اس طرح کرنے سے برکت پڑے گی- اور اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہو گا- اور ایک خام خیالی اور غلط رویے کی اصلاح ہو جائے گی- ہمارے ربوہ میں ہونے والی عام دعوتوں میں مرد حضرات اور مستورات کو الگ الگ ایک ہی وقت میں کھلایا جاتا ہے- لیکن ربوہ سے باہر اکثر ایسا نہیں ہوتا- ہمارے سامنے خاندان حضرت بانی جماعت احمدیہ کی بے شمار مثالیں ہیں کہ بیک وقت دونوں جگہوں پر کھانا کھایا جا رہا ہوتا ہے- اور کبھی "بے برکتی" کو ادھر کا رخ کرتے نہیں دیکھا سنا گیا بلکہ برکت ہی برکت ہوتی ہے-

آخر میں اس درخواست کے ساتھ رخصت چاہوں گا کہ بعض رویے نہ صرف اپنے لئے تکلیف دہ ہوتے ہیں- بلکہ سارے معاشرے کے لئے بھی- مستورات کو اگر مردوں کو کھلاتے وقت الگ جگہ پر کسی وجہ سے ناممکن ہو تو پہلے مستورات اور بچوں کو کھلایا جائے- اور بعد میں مردوں کو- اگر اجازت دیں تو عرض کئے دیتا ہوں کہ میں اس ضمن میں صاحب تجربہ ہوں- ایک بچی کے رخصتانہ پر ایسا ہی کیا گیا تھا- اور اتنی برکت پڑی تھی- کہ پکے ہوئے کھانے کے جملہ آداب بجا لانے کے بعد دوسرے دن کے لئے بھی ہمیں اور مہمانوں کو وہی کھانا کفایت کر گیا-

بہرحال تین امور نہایت ہی ضروری ہیں- (اول) وقت پر کھلانا- (دوسرے) مستورات کو مردوں کو کھلانے کے بعد نہیں بلکہ ساتھ کھلانا- اور (تیسرے) اگر جگہ اور برتنوں کی قلت ہو تو مستورات اور بچوں کو پہلے کھلانا-

OOO

بقیہ صفحہ 4

انسان کے اعمال میں خود خدا تعالیٰ جھلکنے لگتا ہے- جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ نے واضح فرمایا ہے کہ دین حق حیوان کو انسان' انسان کو بااخلاق انسان اور بااخلاق انسان کو باخدا انسان بناتا ہے- دین حق کا مطمح نظر انسان کو ایسی ہستی بنانا ہے- جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں گداز ہو' اور اس کا ہر عمل پاک ہو- اور محض خوشنودی رب العالمین کے لئے ہو- دین حق کے نزدیک انسان کی یہی منزل مقصود ہے- اور انبیاء علیہم السلام اسی منزل مقصود کی طرف رہنمائی کے لئے ہدایت لے کر آتے ہیں-

جب تک انسان اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض ادا نہ کرے- وہ دین حق کا پیروکار نہیں کہلا سکتا- لیکن یہ اصل مقصود نہیں ہیں- بلکہ یہ مشقی عبادات ہیں' جو انسان کو صاحب ایمان کہلانے کا حق دیتی ہیں- اور دروازہ ہیں اس پاکیزہ عمارت کا جس کو صاحب ایمان کی جنت کہہ سکتے ہیں- ایک احمدی جو عبادت کرتا ہے تو وہ محض ابتدائی مراحل طے کرتا ہے- جو دراصل پیش خیمہ ہیں اس حقیقی الٰہی زندگی کا جس کا دین حق مطالبہ کرتا ہے-

افسوس ہے کہ آج کچھ ایسا زمانہ آیا ہے- کہ ہم ان عبادات میں بھی سست ہو چکے ہیں- جو ہمیں اس زندگی کی تیاری کے لئے ضروری ہیں- جو اصل متہائے مقصود ہے- یعنی ہم سارے کے سارے اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جائیں-

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ اس لئے منعقد کیا جاتا ہے- کہ ہم اپنے کم سے کم فرائض کو ہی سمجھیں- اور اللہ تعالیٰ کے راستہ پر رواں دواں ہو جائیں- ہمارے قدم اگر سست ہو گئے ہیں تو تیز ہو جائیں- اور ہم جلد جلد اس جنت کے نزدیک ہوتے جائیں- جو اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے بنائی ہے-

الغرض حضرت بانی سلسلہ نے سالانہ جلسہ کی بنیاد اس لئے رکھی ہے کہ ہم ہر سال اپنے ایمانوں کو تازہ کریں- اللہ تعالیٰ سے اپنا رشتہ زیادہ سے زیادہ استوار کریں- جلسہ سالانہ ایک چوٹی ہے جہاں سے کھڑے ہو کر ہم اپنے جادہ عمل کے نشیب و فراز کو دیکھ سکتے ہیں- اس کے پیچ و خم کا جائزہ لے سکتے ہیں- اور اپنی خامیوں اور کوتاہیوں کی پڑتال کر کے انہیں کم سے کم کرنے کی صلاحیتیں جذب کر سکتے ہیں- ان مبارک ایام میں یہاں ہم دینی تقریریں سنتے ہیں- جو ہمارے علم میں اضافہ کا باعث ہوتی ہیں- جو ہماری رفتار عمل کو تیز کرتی ہیں- اس سے بڑھ کر ہمیں جو فائدہ ہوتا ہے وہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقاریر سننے کا موقع ملتا ہے- اور اس سے بھی بڑھ کر جو چیز ہمارے متہائے مقصود کے حصول میں میلوں پل میں طے کرانی والی ہے- وہ وہ بابرکات اجتماعی عبادات ہیں جنہیں وہ اپنے امام کی امامت میں ادا کرنے کا موقعہ پاتے ہیں- پھر وہ اجتماعی دعا جس میں ہم شامل ہوتے ہیں- وہ دعا جو پہاڑوں کو ہٹاتی اور دریاؤں کے منہ پھیر دیتی ہیں- وہ اجتماعی دعائیں ہیں- جن سے الٰہی جماعتیں بڑھتی پھولتی اور پھلتی ہیں- جو دنیاوی سامانوں کی مخالفتوں کو گرد و غبار کی طرح اڑا دیتی ہیں-

الغرض جلسہ سالانہ سراسر برکات حاصل کرنے کا ایک عظیم موقع ہے- جس کو کھونا سخت خسارہ مندی ہے- اور جو احمدی استطاعت اور وقت رکھتے ہوئے اس موقع کو حاصل نہیں کرتا اس کو سمجھنا چاہئے کہ وہ سخت نقصان اٹھا رہا ہے- اس میں وہ جنون نہیں ہے- جو اس کام کی تکمیل کے لئے ضروری ہے- جس کے لئے یہ جماعت اللہ تعالیٰ نے کھڑی کی-

OOO

چوہدری خالد سیف اللہ خان' نمائندہ الفضل انٹرنیشنل- آسٹریلیا

مکتوبِ آسٹریلیا

مستقبل میں جانور بھی انسانوں کے باپ بن سکیں گے؟

رسالہ "نیچر" کے مطابق سائنسدانوں نے اپنے تجربات میں ایک ایسی حیران کن کامیابی حاصل کر لی ہے جس سے یہ ممکن نظر آتا ہے کہ مستقبل میں حیوان بھی انسانوں کے باپ بن سکیں گے-

یہ تجربات امریکہ میں چوہوں پر کئے گئے ہیں- عام چوہے (Mouse) اور جنگلی بڑے سائز کے چوہے (Rat) حیوانوں کی دو مختلف انواع سے تعلق رکھتے ہیں جو ارتقائی سلسلہ میں کوئی 11 ملین سال پہلے ایک دوسرے سے علیحدہ ہوئے تھے- سائنسدان جنگلی چوہوں کے خصیوں سے نامکمل خلیات (Immature Cells) لے کر عام چوہوں کے خصیوں میں منتقل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں جبکہ ان عام چوہوں کا اپنا مادہ تولید ایک دوائی کے ذریعہ ختم کر دیا گیا تھا- اس اپریشن کے نتیجہ میں عام چوہا بجائے اپنا سپرم پیدا کرنے کے جنگلی چوہے کے سپرم پیدا کرنے لگ گیا- گویا سپرم بنانے والی فیکٹری میں بجائے مال بنانے کے غیروں کا مال بننا شروع ہو گیا- اور اب آئندہ جو بچے اس چوہے کے پیدا ہوں گے وہ اس کے نہیں بلکہ جنگلی چوہے کے ہوں گے- اس کی اپنی نسل ختم ہو گئی لیکن اس کے ذریعہ دوسرے کی نسل جاری ہو گئی- جس ڈنگر ڈاکٹر نے یہ تجربات کئے ہیں اس کا نام Ralph Brinster ہے اور وہ امریکہ کی یونیورسٹی آف پنسلوینیا کے ساتھ متعلق ہے- وہ کہتے ہیں اب یہ ممکن ہو گیا ہے کہ حیوانوں کی ایسی انواع جو تدریجاً ختم ہوتی جا رہی ہیں ان کو اس طریق سے کسی دوسری نوع کے ذریعہ باقی رکھا جا سکے-

یہ خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر یہ طریق انسانوں اور حیوانوں کے اندر بھی (خدانخواستہ) کامیاب ہو جائے تو آئندہ حیوان انسانوں کے اور انسان حیوانوں کے باپ بھی بن سکیں گے- اس کے علاوہ کسی ایک انسان کے تخم کو دوسرے انسانوں کے ذریعہ ہمیشہ کے لئے قائم رکھا جا سکے گا- گویا یوں بھی ہو سکے گا کہ ایک انسان کو مرے ہوئے صدیاں گزر چکی ہوں لیکن اس کی اولاد اسی کی نسل و تخم کے ذریعہ پیدا ہو رہی ہو-

اللہ سائنسدانوں کو ہدایت دے کہ وہ خدا کی مخلوق میں تغیر و تبدل کرنے کے شیطانی کام سے بچے رہیں- کلام الٰہی سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان انسانوں کو اس طرح کے کاموں پر ضرور ابھارے گا- جیسا خدا نے فرمایا (وہ شیطان) جسے اللہ نے (اپنی جناب سے) دور کر دیا ہے اور (جس نے یہ) کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ضرور ایک مقررہ حصہ لوں گا اور انہیں لازماً گمراہ کروں گا اور یقیناً (بڑی بڑی) امیدیں بھی دلاؤں گا اور ان سے باصرار یہ خواہش کروں گا کہ وہ چوپاؤں کے کان کاٹیں- اسی طرح خواہش کروں گا کہ وہ مخلوق خدا میں تبدیلی کریں اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے تو سمجھو وہ (کھلے کھلے) نقصان میں پڑ گیا" (4:119' 120) شیطان نے جو اتنے اصرار سے خدا کو کہا تھا وہ اب سامنے آ رہا ہے اور (کلام الٰہی) کی اس پیشگوئی کی صداقت اس کے عالم الغیب خدا کی طرف سے ہونے پر گواہی دے رہی ہے-

(الفضل انٹرنیشنل 24 جنوری تا 30 جنوری 1997ء)

OOO

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بیت المقدس میں فلسطینیوں کے داخلہ پر پابندی

اسرائیل کی حکومت مسلمانوں کے خلاف روز کوئی نیا ایسا اقدام کرتی رہتی ہے جس سے امن کی طرف سفر کا عمل مسلسل خطرات سے دوچار ہوتا رہتا ہے۔ اسرائیل کی حکمران جماعت لیکوڈ پارٹی کو انتہا پسند سیاسی جماعت قرار دیا جاتا ہے اور بدقسمتی سے اسرائیل پر اب اعتدال پسندوں کی بجائے انتہا پسندوں کا غلبہ ہو چکا ہے۔

اسرائیل نے عربوں کے خلاف جو تازہ ترین ایکشن کیا ہے اس کے تحت اسرائیل نے بیت المقدس میں فلسطینیوں کے داخلہ پر پابندی عائد کر دی ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہزاروں فلسطینی باڑوں اور دیواروں پر سے پھلانگتے ہوئے مسجد اقصیٰ پہنچ گئے جہاں انہوں نے جمعہ کی نماز ادا کی۔ اس دوران ان کی اسرائیلی فوجیوں سے جھڑپیں بھی ہوتی رہیں۔

وائس آف جرمنی نے بتایا ہے کہ اسرائیل نے مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ ادا کرنے کے خواہشمند فلسطینیوں کی بھاری تعداد کو روکنے کے لئے تین ہزار فوجیوں پر مشتمل نفری تعینات کر رکھی تھی۔ ریڈیو اسرائیل کے مطابق دو لاکھ افراد نے مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ ادا کی۔ ادھر الخلیل میں بھی مسجد ابراہیمی کے قریب مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان تصادم ہوا۔

OOO

فوج اور ترک حکومت میں اختلافات

ترکی کی فوج روایتی طور پر سیکولر یعنی لامذہب خیالات کی حامل اور سیکولر نظریے کی محافظ سمجھی جاتی ہے۔ لیکن گذشتہ عام انتخابات میں جس سیاسی پارٹی نے اکثریت حاصل کی وہ مسٹر نجم الدین اربکان کی ویلفیئر پارٹی تھی جس کو عرف عام میں اسلام پسند پارٹی سمجھا جاتا ہے۔ اس کو مولویوں کی پارٹی تو نہیں کہا جاسکتا لیکن اس کے نظریات میں اسلامی اصولوں کی جھلک ماضی میں ترکی کی کسی بھی پارٹی سے زیادہ ہے۔ اور اس پارٹی نے اقتدار حاصل کر کے اس نظریے کو بھی جھٹلا دیا ہے کہ ترکی میں کوئی مذہبی رجحان رکھنے والی پارٹی برسر اقتدار نہیں آسکتی۔

تاہم ویلفیئر پارٹی کے اقتدار سنبھالنے کے بعد اب پہلی بار ایک ایسا مرحلہ سامنے آیا ہے جس میں فوج نے اس پارٹی کے اصولوں کی مزاحمت کرنے کا اظہار کیا ہے۔

ترکی کی اسلامی حکومت نے اعلان کیا تھا وہ عورتوں کے سر پر دوپٹہ اوڑھنے کی اجازت دینے کیلئے ایک قانون نافذ کرے گی۔ ترکی کی سیکولر فوج نے اسلام پسند وزیر اعظم نجم الدین اربکان کے اس اقدام پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے ترک حکومت کے مجوزہ قانون کے تحت ترکی کی یونیورسٹیوں اور سرکاری دفاتر میں خواتین کو دوپٹہ اوڑھنے کی اجازت دینے کے بارے میں اقدامات کئے جانے تھے۔ اس سے قبل ترکی کی یونیوسٹیوں اور سرکاری دفاتر میں کسی ترک عورت کو دوپٹہ پہننے کی اجازت نہیں تھی۔ یہ بل آئندہ چند روز میں پارلیمنٹ کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔

ترکی کی فوج کے اعلیٰ کمانڈروں نے گزشتہ دنوں وزیر اعظم اربکان سے ملاقات کی اور ترک عورتوں پر سے دوپٹہ اوڑھنے کی پابندی ہٹانے کے بارے میں ترک فوج کی تشویش سے انہیں آگاہ کیا۔ ترکی کی فوج کے چیف آف جنرل سٹاف جنرل اسماعیل حقی کاراڈائی نے گزشتہ جمعرات کو ترکی کے صدر سلیمان ڈیمریل سے ملاقات کی اور اس قانون کے بارے میں اپنی تشویش سے انہیں آگاہ کیا۔

ویلفیئر پارٹی کا کہنا ہے کہ ترک عورتوں کو دوپٹہ اوڑھنے سے روکنے کا قانون ان کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ جو مسلمان عورتیں اپنے مذہبی اعتقادات کی پاسداری کرتے ہوئے دوپٹہ اوڑھنا چاہتی ہیں ان کو اس کی اجازت ہونی چاہئے اور ان کے اس بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ ہونا چاہئے۔

OOO

چیچنیا کے نئے صدر کے ارادے

روس کی کاکیشیائی ریاست چیچنیا کے نئے منتخب صدر ارسلان مسکوف نے کہا ہے کہ وہ اپنے عہدہ کا حلف اٹھانے کے فوراً بعد روس کے ساتھ اپنے ملک کی آزادی کے مسئلے پر بات چیت شروع کرنا چاہتے ہیں۔

ادھر ماسکو میں صدر بورس یلسن جو دل کے پیچیدہ آپریشن اور اس کے جلد بعد نمونیہ کے حملے سے صحت یاب ہو رہے ہیں ان کے ساتھیوں نے کہا ہے کہ نئے صدر کے ساتھ روس کی حدود میں رہتے ہوئے بات چیت ہو سکتی ہے۔ لیکن چیچنیا کی علیحدگی یا آزادی کے مطالبے کو قبول نہیں کیا جاسکتا ہے۔ روس کی حکومت چیچنیا کی آزادی کا راستہ روکنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔

غیر سرکاری نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ چیچنیا کے منتخب صدر نے روس سے آخرکار الگ ہونے کا منصوبہ بنانے کے وعدہ پر دو تہائی اکثریت حاصل کر کے انتخاب جیتا ہے۔

OOO

عراق کے اکاؤنٹ میں 24 کروڑ ڈالر

اقوام متحدہ نے خوراک کے حصول کے لئے عراقی تیل کی فروخت کے پروگرام کے تحت ۱۹۹۱ء کی خلیجی جنگ کے بعد پہلی بار عراق کو رقم جاری کر دی گئی ہے۔ اقوام متحدہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ عراق کے ایک اکاؤنٹ میں 24 کروڑ ڈالر کی رقم رکھی گئی ہے۔ جس کے عوض عراق کو صرف خوراک اور ادویات خریدنے کی اجازت ہے۔

اقوام متحدہ کی اقتصادی پابندیوں نے عراق کی معیشت کو جو سخت نقصان پہنچایا ہے اس کے نتیجہ میں عراق کے بے شمار لوگ مناسب خوراک اور ادویات حاصل نہ ہونے کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے گئے تھے۔ اور ملک میں قحط کی سی صورت حال دور کرنے کے لئے ایک لمبا عرصہ گفتگو میں وقت صرف کرنا پڑا۔ امید کی جاتی ہے کہ اب عراق میں بیماروں اور ضرورت مندوں کی زندگی آسان ہو سکے گی۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

ہے۔ پس میں اسی سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ جماعت کے سینوں کو کھولے اور ان کے دلوں کے زنگ کو دور کرے تا وہ ایک مخلص اور باوفا عاشق کی طرح اس کے دین کی خدمت کے لئے آگے بڑھیں اور دیوانہ وار اپنی بڑی اور چھوٹی قربانی کو خدا تعالیٰ کے قدموں میں لا ڈالیں اور اپنے ایمان کا کھلا ثبوت دے کر دشمن کو شرمندہ کریں اور اس کی ہنسی کو رونے سے بدل دیں اور نہ صرف یہ (مالی) قربانی کریں بلکہ دوسرے مطالبات جو جانی اور وقتی قربانیوں سے تعلق رکھتے ہیں ان میں دل کھول کر حصہ لیں۔ اللہم یارب امین۔"

(الفضل 19۔ نومبر 1935ء)

مزید فرماتے ہیں:۔

"سب سے پہلی بات جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے زندگیاں وقف کی ہیں ان میں سے بعض کے متعلق یہ اعلان کر دیا گیا تھا کہ وہ...... انٹرویو کے لئے قادیان پہنچ جائیں تاکہ ان کے متعلق یہ فیصلہ کیا جاسکے کہ سلسلہ ان کا وقف قبول کرنے کے لئے تیار ہے یا نہیں...... اگر یہ ثابت ہوا کہ ان لوگوں کو اطلاع تو مل گئی تھی مگر باوجود اطلاع مل جانے کے وہ نہیں آئے اور کم سے کم انہوں نے یہ اطلاع بھی نہیں دی کہ ہم وقت پر فلاں مجبوریوں کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکتے تو ایسے احمدی جنہوں نے اپنے آپ کو وقف کیا تھا انہیں یاد رہنا چاہئے کہ اب ان کو انٹرویو کے لئے نہیں بلایا جائے گا بلکہ ان کو اس لئے بلایا جائے گا کہ کیوں نہ ان کو اس جرم کی بناء پر سلسلہ سے خارج کر دیا جائے؟...... اسی وقت وقف زندگی کے عہد میں ان کی سنجیدگی سمجھی جاسکتی تھی جب فرض کرو قادیان ایک پہاڑی مقام پر ہوتا اور اس کے چاروں طرف برف جمی ہوئی ہوتی جس پر چلنا مشکل ہوتا مگر پھر بھی مرکز کی طرف سے اعلان ہونے پر اپنی زندگی وقف کرنے والے پیٹوں کے بل گھسٹتے ہوئے اور اپنے ناخن زمین میں گاڑتے ہوئے یہاں تک پہنچ جاتے تب بے شک ان کو (صاحب ایمان) سمجھا جاسکتا تھا کہ انہوں نے اپنے عہد کو پورا کر دیا......"

(الفضل 31۔ مئی 1944ء)

بعض قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"ان لوگوں کی ان قربانیوں کا کم سے کم بدلہ یہ ہے کہ ہماری جماعت کا ہر فرد دعائیں کرے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھے اور ان کے اعزہ اور اقرباء پر بھی رحم فرمائے۔ میں تو سمجھتا ہوں جو احمدی (مربیوں) کو اپنی دعاؤں میں یاد نہیں رکھتا اس کے ایمان میں ضرور کوئی نقص ہے اور مجھے شبہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کے ایمان میں خلل واقع ہو چکا ہے۔"

"...... یہ لوگ ایسے نہیں کہ جماعت ان کی قربانیوں کے واقعات کو تسلیم کرنے سے انکار کر سکے۔ میں "قربانیوں کے واقعات کو تسلیم کرنے" کی بجائے "ان کے احسانات کو تسلیم کرنے" کے الفاظ استعمال کرنے لگا تھا مگر پھر میں نے لفظ احسان اپنی زبان سے نہیں نکالا کیونکہ دین کے لئے قربانی کرنا ہر صاحب ایمان کا فرض ہے اسی لئے میں نے کہا ہے کہ جماعت ان لوگوں کی قربانیوں کو تسلیم کرنے سے انکار نہیں کر سکتی' لیکن بہرحال اس میں کیا شبہ ہے کہ جو کام یہ لوگ کر رہے ہیں وہ ساری جماعت کا ہے اور اس لحاظ سے جماعت کے ہر فرد کو اپنی دعاؤں میں ان مربیوں کو یاد رکھنا چاہئے۔"

(الفضل یکم اکتوبر 1942ء)

OOO

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیوت الحمد سکیم کے تحت غرباء و مستحقین کو حسب ضرورت رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے اور سینکڑوں قابل امداد احباب اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل طور پر رہائشی سہولت پا کر اس کی برکتوں سے مستفیض ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

خدمت خلق کی اس تحریک یا تبریک میں کئی ذی ثروت احباب نے گرانقدر مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔ اسی طرح دیگر احباب جماعت نے بھی بڑے جوش و جذبہ سے اس میں بھرپور حصہ لیا اور بعض دوست بڑی باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں اپنی استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کر رہے ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ حضرت صاحب کی طرف سے جاری کردہ اس پہلی مالی تحریک میں دل کھول کر حصہ لیں اور ذی ثروت احباب خصوصاً اپنی توفیق کے مطابق پورے مکان کے اخراجات کی صورت میں یا گرانقدر مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور مخیر احباب کے پتہ جات بھی ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کر کے تحریک کی جاسکے۔

امید ہے اس ضمن میں فوری اور موثر کارروائی کر کے اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں گے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 11- فروری 1997ء

12-00 رات- جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس-
2-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
2-15 عید ملن-
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-2-10 (دوبارہ)-
4-00 نارویجین زبان سیکھئے-
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس خدام الاحمدیہ یو-کے- کبڈی-1994ء-
8-00 صبح- اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 نارویجین زبان سیکھئے- (دوبارہ)-
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (97-2-10) (دوبارہ)-
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (دوبارہ)-
12-00 دوپہر- پشتو پروگرام-
1-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)-
3-50 بنگالی پروگرام-
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 فرنچ زبان سیکھئے-
6-00 خطبہ- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (90-1-8)-
7-00 رات- ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (97-2-11)-
8-00 طبی معاملات- غذا- حصہ دوئم-
9-00 لقاء مع العرب- (دوبارہ)-
10-00 نارویجین پروگرام-
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-

بدھ 12- فروری 1997ء

12-00 رات- جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس (نیا)-
2-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
2-30 فزیکل فٹ نس-
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (97-2-12)
4-00 فرنچ زبان سیکھئے-
4-30 حکایات شیریں- (نیا)-
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- (دوبارہ)-
6-00 لقاء مع العرب- (دوبارہ)-
7-00 طبی معاملات- غذا (حصہ 4)-
8-00 صبح- اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 فرنچ زبان سیکھئے-
9-30 حکایات شیریں (دوبارہ)-
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- 97-2-12 (دوبارہ)-
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-
12-00 دوپہر- روسی پروگرام-
1-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)-
3-50 بنگالی پروگرام-
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 عربی زبان سیکھئے-
6-00 البانین پروگرام-
7-00 نیچرل کیور- ہومیوپیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
8-00 سیرت رفقائے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ- حضرت بابو قاسم دین صاحب-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 فرنچ پروگرام-
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-

○○○

بقیہ صفحہ 1

محبت کے ساتھ (مبارک مہینہ) سے استفادہ کرتے ہوئے انسان نیکیوں کی کوشش کرتا ہے تو اگرچہ وہ نیکیاں اسی طرح دائم نہیں رہتیں اور (مبارک مہینہ) کے گزرنے کے بعد ان میں کچھ کمی واقع ہو جاتی ہے مگر پہلے سے بہتر حال پر انسان کو چھوڑ جاتی ہیں- جو داغ دھوئے تھے وہ اگر ابھرتے بھی ہیں تو پوری طرح نہیں ابھرتے بہت حد تک مٹ چکے ہوتے ہیں- اگر کچھ نیکیاں اختیار کی گئی تھیں تو وہ نیکیاں پوری طرح نہیں مٹا کرتیں کچھ نقوش کو بہتر بنا جاتی ہیں- کچھ اللہ کی محبت کے رنگ پیچھے چھوڑ جاتی ہیں- اگر یہ سلسلہ ہے تو انچ انچ قدم قدم اور کچھ نہ کچھ حسب توفیق خدا کی طرف بڑھنے کا نظارہ ہے- پس اس پہلو سے وہ (مبارک مہینہ) ضائع تو نہیں جاتا مگر اس (مبارک مہینہ) سے ویسا استفادہ نہیں ہو سکا جیسا کہ ہونا چاہئے تھا-

(از خطبہ 3- فروری 1995ء)

○○○

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم حکیم محمود احمد صاحب کی والدہ محترمہ، ہمشیرہ صاحبہ اور بیٹا منظور احمد عرصہ دراز سے مختلف عوارض سے بیمار ہیں- دعا کریں اللہ تعالیٰ ان سب کو اور دیگر مریضوں کو شفا عطا کرے اور عمر میں برکت ڈالے-

○○○

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم نوید الاسلام صاحب معلم کو مورخہ 4- فروری 1997ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے- اس کا نام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ولید احمد عطا فرمایا ہے- نومولود مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب بھٹہ صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 648 (گ-ب) تحصیل جڑانوالا کا پوتا ہے- احباب سے نومولود کی صحت و تندرستی اور نیک و خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

تبدیلی نام

○ میں نے اپنے بیٹے عبدمنیب کا نام تبدیل کر کے محمد فہیم احمد خان رکھا ہے لہٰذا آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جاوے-

محمد معین اختر ولد چوہدری فضل حق
مکان نمبر 11/7 دارالیمن شرقی ربوہ

○○○

قرارداد تعزیت بروفات مکرم راؤ محمد اکبر خان صاحب آف گنگاپور

○ امراء و مربیان صاحبان حلقہ جات ضلع فیصل آباد کا یہ اجلاس (منعقدہ 5 دسمبر 1996ء) مکرم محترم راؤ محمد اکبر خان صاحب امیر حلقہ و صدر جماعت احمدیہ 59 گ' ب گنگاپور کی المناک وفات پر اپنے گہرے دکھ اور رنج و غم کا اظہار کرتا ہے جو کہ 16 نومبر 1996ء کو ہم سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئے تھے-

موصوف جماعت احمدیہ میں اپنے اخلاص اور جرات و دلیری کی وجہ سے معروف شخصیت تھے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے محترم راؤ صاحب کی وفات پر خطبہ فرمودہ 22 نومبر 96ء میں فرمایا-

راؤ محمد اکبر صاحب جو یہاں آیا کرتے تھے اکثر جلسے پر بڑے ہی فدائی اور بہادر انسان- اپنے علاقے میں یہ احمدیت کے لئے بلاشبہ ایک پر رعب ننگی تلوار تھی جس کی مخالفت کی وہاں جرات نہیں ہوتی تھی- اندر اندر مخالفتیں ہوتی تھیں- ادھر ادھر لوگوں کو تنگ کیا جاتا تھا- مگر راؤ صاحب کڑا کے سامنے' (کیونکہ ان کی برادری ان کے ساتھ ہوتی تھی- بڑی بہادر اور لڑائی کرنے والی برادری) یعنی ان پر ہاتھ ڈالنے کا موقعہ نہیں ملتا تھا- جس طرح پرانے زمانوں میں ہوا کرتا تھا- جہالت میں 'کہ کوئی (-) اگر کسی بڑے قبیلے کا فرد ہو تو کہتے ہیں کہ اس کی وجہ سے ہم تجھے چھوڑ رہے ہیں- تو ان کا بھی چونکہ قبیلہ مضبوط تھا اس لئے ان کو جرات ہوتی تھی اور اپنے قبیلے کی خاطر کبھی بھی انہوں نے کا پیغام چھپایا نہیں- تو یہ بھی اچانک وفات پا گئے ہیں- بہت ہی پیارا مخلص انسان تھا' بہت (دعوت الی اللہ) کرنے والے- اللہ ان سب کو غریق رحمت فرمائے"

(الفضل انٹرنیشنل 10 تا 16 جنوری 1997ء ص 9)

○○○

گلشن احمد نرسری

○ تزئین ربوہ کمیٹی کے زیر انتظام گلشن احمد نرسری خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی سے چل رہی ہے- سوئمنگ پول کے قریب اور محلہ دارالبرکات میں دونوں جگہوں پر پودے دستیاب ہیں- اس نرسری میں ہر قسم کے پودے

سایہ دار - مثلاً شیشم' سرس' نیم' بکائن' سکھ چین' اپیل اپیل' سفیدہ وغیرہ

پھلدار - مثلاً آم' جامن' شہتوت' لیموں' کینو' امرود' لیچی وغیرہ

پھولدار - مثلاً گڑھل' گلاب' چنبیلی' رات کی رانی' موتیا وغیرہ ارزاں نرخوں پر ملتے ہیں- پودوں کے علاوہ ہر قسم کی بیل دیواروں اور چھتوں پر چڑھانے کے لئے دستیاب ہے-

ان پودوں کی اصل بات یہ ہے کہ یہ ربوہ کی مٹی سے پنپ رہے ہیں جس کی وجہ سے اچھے نتائج کی توقع ہے-

احباب کرام سے گذارش ہے کہ وہ اپنی اس نرسری سے زیادہ سے زیادہ پودے حاصل کریں اور اپنے گھروں اور سڑکوں اور ماحول کی زینت بنائیں- امید ہے کہ شجرکاری کے اس موسم میں احباب کرام منظم طور پر شجرکاری کی مہم کو کامیاب بنائیں گے-

(سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی)

○○○

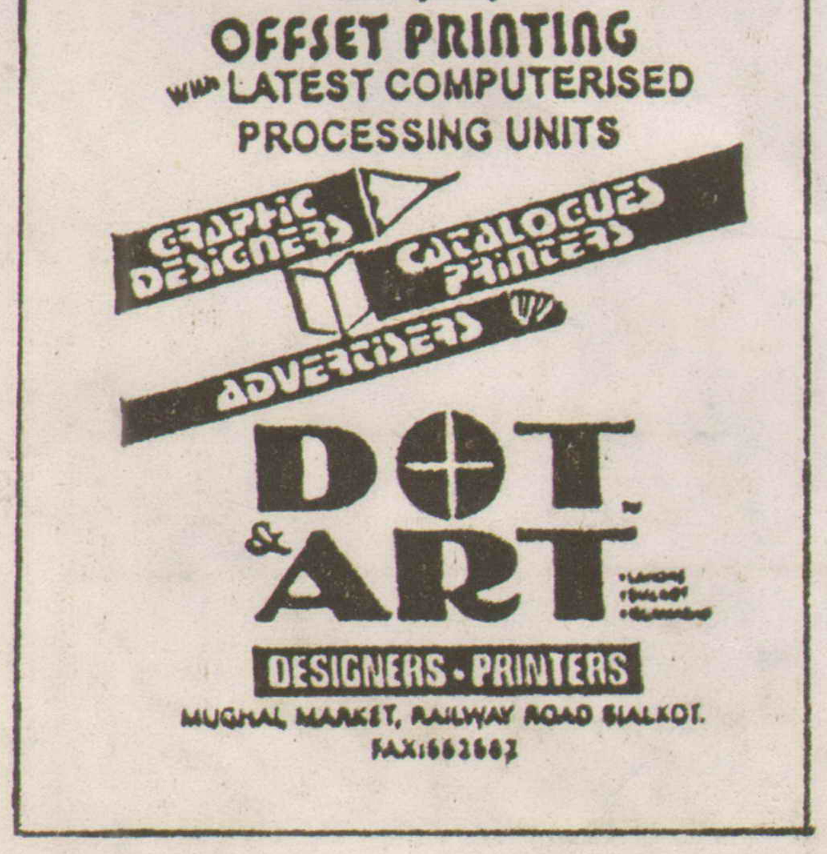

خبریں

ربوہ : 8 - فروری-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ نگران کابینہ کی طرف سے تین ماہ کے دوران چوتھی مرتبہ بجلی کے نرخ بڑھادیئے گئے ہیں۔ مجموعی طور پر 20 فیصد قیمت بڑھی ہے۔ بجلی کی قیمت میں مزید 5 فیصد اضافہ کردیا گیا۔ حالیہ اضافہ صارفین کو فروری میں بھجوائے گئے بلوں میں شامل کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں نگران حکومت نے واپڈا حکام کو فوری ہدایت بھجوادی ہے۔ وزارت پانی و بجلی نے نگران کابینہ سے اپنی سمری میں درخواست کی تھی کہ واپڈا مالی بحران کا شکار ہے جس سے نپٹنے کے لئے بجلی کی قیمت میں فوری اضافہ ناگزیر ہے۔ نگران حکومت نے عجلت میں واپڈا کی درخواست منظور کرلی۔

○ وزارت عظمیٰ کے لئے میاں نواز شریف کی نامزدگی 13 فروری کو ہوگی۔ 16 فروری کو وہ ایوان صدر میں اپنے عہدے کا حلف اٹھائیں گے۔

○ متوقع وزیر اعظم نواز شریف نے خلیجی اخبار سے انٹرویو میں کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم پر پارلیمنٹ میں بحث ہوگی۔ انتخابات میں جیت کا یقین تھا تاہم کامیابی توقعات سے بڑھ کر ملی ہے۔ قوم محاذ آرائی نہیں چاہتی۔ پاکستان کو ایشیا کا ٹائیگر بنائیں گے۔ انتقامی کارروائیاں نہیں کریں گے۔ ملک میں شرافت کی سیاست کی بنیاد رکھی جائے گی۔

○ مسلم لیگ نے اپنے حلیفوں کو صوبوں میں گورنری کی پیشکش کردی ہے۔

○ قومی اسمبلی میں 134 نشستیں حاصل کر کرے برصغیر کی سیاست میں نواز شریف نے نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی کی 238 نشستوں پر 88 نئے چہرے سامنے آئے ہیں۔

○ شب قدر سے براستہ کوہاٹ میانوالی جانے والی بس کوتل کی پہاڑیوں سے سینکڑوں فٹ نیچے گہری کھائی میں گر گئی جس سے بس میں سوار ایف سی اے کے 53 جوان ہلاک ہوگئے۔ ایک اور اخبار میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد 62 بتائی گئی ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے نیشنل ڈیفنس کونسل کی تشکیل کے خلاف درخواستیں مسترد کردی ہیں۔ تاہم یہ کہا ہے کہ رولز آف بزنس میں ترمیم کرکے قومی کونسل قائم کرنے کا طریقہ کار مناسب نہیں ہے۔

○ پیپلزپارٹی کی سربراہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف بھاری اکثریت لے کر صدر کے لئے خطرہ بن گئے ہیں۔ صدر نے الیکشن منصفانہ ہونے کا تاثر دینے کے لئے طے شدہ پروگرام کے مطابق اپنے بیٹے کو ہروا دیا۔ اکثریت لینے والے خود حیران ہیں۔

○ خانیوال کے نواحی گاؤں میں قرآن پاک کی مبینہ بے حرمتی پر احتجاج کرتے ہوئے مشتعل مظاہرین نے عیسائیوں کی بستیوں کو توڑ پھوڑ دیا۔ تین گرجا گھر اور کئی مکانات جلا دئیے گئے۔ فوج طلب کرلی گئی جس نے مظاہرین کو شانتی نگر نامی گاؤں سے نکال دیا جس سے وہ خانیوال شہر میں جا گھسے۔ مظاہرین نے جن کی تعداد ہزاروں میں تھی تھانے پر حملہ کیا۔ گاڑیوں کے شیشے توڑ دیئے۔ آنسو گیس کے باوجود پولیس پر پتھراؤ ہوا تو پولیس تھانے میں مورچہ بند ہوگئی۔ پولیس کے ناکام ہونے پر فوج طلب کرلی گئی۔ اس پر بھی امن قائم نہ ہوسکا تو کرفیو نافذ کردیا گیا۔ کرفیو کے دوران بھی فائرنگ کے واقعات ہوتے رہے۔ پولیس کے ساتھ جھڑپوں میں ایک شخص ہلاک اور 100 سے زائد زخمی ہوگئے۔ مظاہرین نے ریلوے اسٹیشن اور ٹرینوں پر حملے کرکے پانچ گھنٹے تک قومی ریلوے سروس کو روک دیا۔

○ ایم کیو ایم کے الطاف حسین نے کہا ہے کہ بااختیار ادارے ہمارے ساتھ مذاکرات کریں۔ ہم ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہماری حمایت میں اضافہ ہوا ہے۔

○ پیپلزپارٹی کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس میں اس وقت سناٹا چھا گیا جب محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنا استعفیٰ پیش کردیا۔ پارٹی کے جنرل سیکرٹری شیخ رفیق نے کہا کہ میں اور پارٹی کے دیگر عہدیدار بھی محترمہ کی پیروی کرتے ہیں۔ تاہم کمیٹی کے تمام ارکان نے یک زبان ہو کر استعفیٰ مسترد کردیا۔ فیصلہ کیا گیا کہ قومی اسمبلی، سرحد اور سندھ میں پارٹی اپوزیشن کا کردار ادا کرے گی۔ پنجاب میں پیپلزپارٹی کا اپوزیشن لیڈر نہیں ہوگا۔

○ نگران وزیر دفاع شاہد حامد نے کہا ہے کہ دو تہائی اکثریت سے ایوان صدر میں کوئی خوف نہیں۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ بے نظیر کی شکست سے کشمیری مایوس ہیں۔

○ پیپلزپارٹی کے ہارنے والے امیدواروں نے کہا ہے کہ بیلٹ باکسوں سے ووٹ بہت زیادہ نکلے۔ "فرشتوں" کو مبارک ہو۔ ووٹ انتہائی کم کاسٹ ہوئے لیکن رزلٹ آیا تو ہر جگہ شرح 40 فیصد بتائی گئی ایک امیدوار نے کہا کہ پولنگ کی شرح 15% تھی کمپیوٹرائزڈ دھاندلی ہوئی اپنے مخالف امیدوار کو مبارک باد دیتا ہوں۔ ایک امیدوار میاں محمود نے کہا کہ میں مسجد میں کھڑا ہو کر کہہ سکتا ہوں کہ دھاندلی ہوئی ہے۔

○ سابق وزیر مملکت برائے اقلیتی امور روفن جولیس نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو خانیوال کے ہنگاموں کی تحقیقات کرانی چاہیئے۔ کوئی مسیحی قرآن پاک کی بے حرمتی کا سوچ بھی نہیں سکتا انہوں نے متاثرہ مسیحیوں کی امداد کا مطالبہ کیا اور کہا کہ شرپسند مسلمانوں اور مسیحیوں کو لڑانا چاہتے ہیں۔ ہمیں بھی اس ملک کی مٹی سے پیار ہے۔

○ آرمی چیف سے مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے تحریری طور پر درخواست کی ہے وہ فوجی جوانوں کی طرف سے ان کے مخالف امیدوار کی حمایت کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائیں۔

پاک گولڈ سمتھ ربوہ
اقصیٰ روڈ
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام
فون: 212850 - 212750

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں
زرعی و سکنی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی
خرید و فروخت کیلئے رجوع کریں
برادرز اسٹیٹ ایجنسی
8- بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ

ہر قسم کے جدید و روایتی زیورات کا مرکز۔ جدید اور معیاری ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے دیرینہ خادم نیز ہم آرڈر پر بھی آپ کی خواہش کے مطابق زیورات تیار کرتے ہیں
قمر جیولرز ربوہ
گولبازار
پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف
فون: 589-04524

پروہ کلاتھ ہول سیل ریٹ
پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں۔
یہ پیشکش محدود مدت کیلئے نیز لیڈیز جیکٹس
کی بے شمار ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1
ربوہ
فون: دوکان: 434
گھر: 211244

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج
حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
اولاد کا نہ ہونا • پیدا ہو کر فوت ہو جانا • نرینہ اولاد کی خواہش • اٹھرا • ورم و لیکوریا
ایام کی بے قاعدگی • بچوں کا سوکھا • گرمی • گیس • شوگر • بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ
فون 254634

ہومیوپیتھک ادویات
جرمنی، پاکستانی، سیل بند، کھلی، پوٹنسی، مدر ٹنکچر
مفرد، مرکب، پلاسٹک، شیشے کے ڈراپرز،
ٹیوبز، بلک شوگر گولیاں اور کتابیں
خصوصی رعایت کیساتھ
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار۔ ربوہ
فون 211399
212399

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ ہال مارک کے زیورات
زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جاتی
زیورات کی دنیا
میں منفرد نام
نسیم جیولرز
فون دوکان: 212837
گھر: 212175
پروپرائیٹرز:
میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ
ربوہ

اکسیر موٹاپا 30/ • ہمدرد نسواں حبوب اٹھرا 20/ • دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ 150/ • زدجام عشق 800/ • اکسیر لیکوریا کیپسول 30/ • کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 20/ • سفوف اکسیر شوگر 30/
حبیب دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ
فون: 659